احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 18-جولائی 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029

ہفتہ 18 جولائی 1998ء 23 ربیع الاول 1419 ہجری 18 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 154

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک صحبت کی وجہ سے مغفرت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے فرشتے راستوں میں پھر کر ذکر الٰہی کرنے والوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ان مجالس میں شرکت کرتے ہیں۔ اور ان کو آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے میرے بندے کیا کر رہے تھے۔ وہ کہتے ہیں تیری تسبیح و تحمید کر رہے تھے اور جنت کی دعائیں کر رہے تھے اور دوزخ سے پناہ مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ان سب کو بخشتا ہوں۔ اور تمہیں گواہ بناتا ہوں ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ایک شخص اس مجلس میں شامل نہیں تھا کسی کام سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ ایسی قوم ہیں کہ ان کا ساتھی محروم اور بدبخت نہیں ہو سکتا۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بُدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بُدی اثر کرتی جاتی ہے اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبتِ بُد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اُٹھ جاؤ ورنہ جو اہانت سُنکر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہو گا۔

صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے۔ اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان (سچائی پر قائم لوگوں کے ساتھ رہو) کے پاک ارشاد پر عمل کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کیونکہ (وہ ایسی قوم ہے کہ جس کے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور رہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 507)

جلسہ برطانیہ پر جانے والے
احباب سے گذارش

○ مکرم عبدالباقی ارشد صاحب افسر جلسہ سالانہ برطانیہ نے مندرجہ ذیل اعلان بھجوایا ہے۔

جلسہ سالانہ برطانیہ پر آنے والے احباب سے ایک ضروری گذارش ہے کہ وہ روانہ ہونے سے پہلے اپنے ملک سے ہیلتھ انشورنس (جو ہر پہلو پر محیط ہو) کروا کر آئیں۔

یہاں کی نیشنل ہیلتھ سروس بیشتر ممالک کے باشندوں کو پوری سہولیات مہیا نہیں کرتی سوائے یورپین کمیونٹی اور چند ایک مشرقی یورپی ممالک کے۔

یہاں پر علاج بہت مہنگا ہے۔ ہسپتال میں رہنے کا صرف ایک دن کا خرچ تین صد پونڈ یا اس سے بھی زائد ہے۔

اسی طرح وہ احباب جو کسی بیماری کی وجہ سے باقاعدہ مستقل طور پر ادویات کا استعمال کرتے ہیں وہ پورے عرصہ کے لئے اپنی ادویات ساتھ لے کر آئیں۔ یہاں پر دوائیاں بھی بہت مہنگی ہیں۔ تاہم جلسہ سالانہ پر متعین ہمارے ڈاکٹر صاحبان ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کریں گے۔"

بُدوں سے پرہیز کرو اور نیکوں کی مجلس میں بیٹھو

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ بدوں سے پرہیز کرو اور جتنا دور بھاگ سکتے ہو بدوں سے دور بھاگو اور نیکوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ بدوں سے خالی بھاگنا کافی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کس طرف بھاگو۔ اگر بدوں سے بھاگو گے تو اس سے بہتر مجلس پیش نظر ہونی چاہئے اور یہی وہ مضمون ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود..... نے بھی اسی مضمون پر بہت روشنی ڈالی ہے۔

پہلی روایت جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ جامع الترمذی سے لی گئی ہے اور حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔ (-) کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اسے فرشتے اپنے جلو میں لئے رہتے ہیں ان کو رحمت الٰہی ڈھانپے رکھتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں بھی کرتا ہے۔

یہ جو آخری فقرہ ہے جو بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اب ذکر الٰہی تو ایک دن رات کا مومن کا مشغلہ ہے لیکن مجلس کے طور پر اگر ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو ایک خاص موقع بن جاتا ہے اور اس وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ مضمون حضور اکرم ﷺ نے اور بھی بہت سی جگہ بیان فرمایا ہے۔

میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں، جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں، وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکر الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو۔ اس لئے دونوں باتیں اکٹھی چل ہی نہیں سکتیں۔ جو لوگ ذکر الٰہی کی مجالس کے عادی ہوں ان کا وہم و گمان بھی اس طرف نہیں جا سکتا کہ بدوں کی مجلس میں بھی جھانک کے دیکھیں کہ وہ کہیں بری باتیں تو نہیں کر رہے یا کوئی اچھی بات کر رہے ہیں (-)

ایک اور روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ای جلساء ناخیر کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔

اب جن لوگوں کی یہ عادت ہو کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آ رہا ہو وہ اس مجلس میں جھانک کر بھی کیسے دیکھ سکتے ہیں جن کو دیکھ کر شیطان یاد آئے۔ اس لئے دو متضاد باتیں ہیں۔ انتہائی احمقانہ خیال ہے کہ کبھی کبھی دوسروں کی مجلس میں بھی چلے جاؤ جہاں شیطان کا ذکر خیر چل رہا ہو اس لئے خوب اچھی طرح آنحضور ﷺ کے ان الفاظ کو سنیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے، جس کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

ہماری آئندہ ترقیات کا راز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

میں دعا ہی کے تعلق میں پھر نماز کے مضمون کو شروع کرتا ہوں۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ جماعت کو کس قدر اس مضمون کی ضرورت ہے۔ ابتداء میں میں نے کہا تھا کہ دو تین خطبوں میں یہ بات ختم کردوں گا لیکن میں حیران رہ گیا ہوں اس کثرت سے خطوط موصول ہوئے ہیں جو پہلے کبھی شاذ کے طور پر آیا کرتے تھے کہ ہماری نمازوں کے لئے دعا کریں۔ سینکڑوں سے زیادہ خطوط مل چکے ہیں شاید ہزار تک وہ تعداد پہنچ گئی ہو۔ لیکن ان حالات میں سے جو لوگ گزر رہے ہیں، ان تجارب سے جو لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کی تعداد یقیناً بہت زیادہ ہوگی کیونکہ خط لکھنے کی صلاحیت کم لوگوں کو ہوا کرتی ہے اپنے جذبات کو کاغذ پر اتارنے کی طاقت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن جو خطوط آرہے ہیں ان سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہت عرصے تک میری کوتاہی تھی جو میں نے اس مضمون کو اس شدت کے ساتھ نہیں اٹھایا۔ سینکڑوں خاندان ایسے ہیں جو لکھ رہے ہیں کہ ہماری نمازوں کے متعلق کایا پلٹ گئی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ساری عمر کی نمازیں ضائع گئی ہیں اب جو مڑ کے دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یونہی نمازوں کی تصویر کھینچ رہے تھے جن میں جان کوئی نہیں تھی اور وہ لوگ جو نماز کے قریب بھی نہیں جاتے تھے۔ بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم نماز کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے لیکن ہمارے خاندان نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہمیں آپ کی وہ ویڈیو دیکھنے اور سننے کی توفیق ملی اور اسی وقت ایک دم دل پلٹ گیا، اور اب نمازوں کی طرف توجہ ہے۔ پس یہ وہ بڑی وقت کی ضرورت تھی جو اس جماعت کے پھیلتے ہوئے دور میں انتہائی اہمیت رکھتی تھی۔ جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے سب دنیا میں وہ معاملہ اب ملینز (Millions) تک جا پہنچا ہے اور بعید نہیں کہ وہ پچاس لاکھ تک اس سال پہنچ جائے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر موجودہ رفتار پچھلے سال سے بڑھ کر ضرور ہے۔ اگرچہ اتنی زیادہ نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ پچاس لاکھ کا ٹارگٹ ہم عبور کرلیں گے۔

یہ اللہ کی شان ہے، اللہ حکمتوں والا ہے وہ جانتا ہے کہ کس حد تک ہم تربیت کے اہل ہوئے ہیں اور **آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے۔** اگر ہم زیادہ کو سنبھالنے کے اہل ہوئے تو ہمیشہ میری یہی دعا ہے کہ ہماری اہلیت سے زیادہ ہمیں نہ دینا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دعا ضروری ہے کہ ہماری اہلیت بڑھا دے۔ تو اب سمجھ رہا ہوں کہ نماز کے خطبات کے نتیجے میں جو ایک عالمی انقلاب برپا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ اہلیت بڑھانے کا سامان کیا ہے۔

اگر اسی طرح ہم اپنی نمازوں کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہو گی اور تمام نئے آنے والوں کی صحیح تربیت کی توفیق عطا ہو گی۔ پس اس پہلو سے میں شاید چند خطبے نمازوں ہی پر دوں کیونکہ جتنا پھل ان خطبوں کو لگا ہے اس سے پہلے شاید کبھی کسی دور کے خطبوں کو ایسا پھل نصیب نہیں ہوا۔

(الفضل 21- مارچ 1998ء صفحہ 2)

غزل

اُن کی ادا کو کیا نہ کہو اور کیا کہو
دلکش کہو، جمیل کہو، دلرُبا کہو

مہر و مہ و نجوم کی طے کرکے منزلیں
اس کو بھی ان کا معجزۂ نقشِ پا کہو

کتنی عجیب بات ہے اپنی شکست کو
بے خوف و بے ہراس خدا کی رضا کہو

معلوم کر سکو نہ اگر درد کی دوا
کیا یہ غلط نہیں کہ اسے لادوا کہو

ممکن ہے وہ نویدِ مسرّت سے دے جواب
آج اس سے داستانِ الم برملا کہو

تم جو کہو بجا ہے مگر اِس کا کیا جوازؔ
طوفانِ برق و باد کو بادِ صبا کہو

حق کو چھپائے کوئی اگر بہرِ مصلحت
ہرگز نہیں یہ شیوۂ اہلِ وفا کہو

حلقہ بگوشِ ابنِ علیؓ ہو تو حرفِ صدق
سر بھی اگر ہو تن سے تمہارا جدا، کہو

اُس نورِ اوّلیںؐ کا ہو ہر دم زباں پہ ذکر
بدرالدّجیٰ کہو، کبھی شمس الضّحیٰ کہو

اُن کے حضور آ ہی گئے ہو تو پھر انہیں
محمودؔ مدّعائے دلِ مبتلا۔ کہو

ڈاکٹر محمود الحسن

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات۔10۔جنوری 97ء
مرتبہ۔یوسف سلیم ملک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کی حقیقت

س حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بن باپ کے ہوئی تھی۔ سوال یہ ہے کہ سائنس کی رو سے اسے کس طرح صحیح ثابت کر سکتے ہیں ج حضرت صاحب نے فرمایا اول تو خود عیسائی سائنس دانوں نے اب یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ ایک عورت کے ہاں بن باپ کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور اس کی مختلف صورتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

پس جہاں تک قانون قدرت کا تعلق ہے اس میں تو یہ مضمون بڑا کھلا ہے۔ ایسے جانور جن کے اندر Male اور Female اکٹھے پائے جاتے ہیں۔ پودوں میں بھی یہ چیز کثرت سے ملتی ہے۔ پس یہ خیال کہ قانون قدرت کے لحاظ سے یہ ناممکن ہے یہ تو بالکل باطل خیال ہے لیکن ارتقائی دور میں انسان تک پہنچتے پہنچتے انسان کی Sex جدا جدا ہو گئی لیکن یہ خیال کہ یہاں دونوں Sexes کا اجتماع ناممکن ہے یہ تو اتنا باطل خیال ہے کہ ہنسی آتی ہے ان لوگوں پر کہ اس دور میں یہ باتیں کر رہے ہیں جب کہ آئے دن اخبارات میں چھپتا رہتا ہے کہ فلاں کی Sex بدل گئی' فلاں کی بدل گئی۔

جنس کا بدلنا کیا چیز ہے؟

Sex بدلی جا ہی نہیں سکتی۔ اگر دونوں اعضاء موجود نہ ہوں یعنی نر اور مادہ۔ اور یہ ایسی بات ہی نہیں ہے جس پر کوئی بحث چلے۔ ہر ایرا غیرا جو اس دور کی پیداوار ہے اس کو پتہ ہونا چاہئے کہ انسانوں میں بھی بیک وقت دو قسم کے اعضاء لئے ہوئے بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن میں مادہ کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے اور نر کا بھی۔ اور اگر ایک کو دبا دیا جائے یا ایک کو Activate کر دیں تو دونوں صورتوں میں ایک جنس باقی رہ جائے گی۔ مثلاً اگر مردانہ قوت کو Activate کر دیں تو جو مادہ ہے وہ آہستہ آہستہ سکڑ کر ختم ہو جائے گی۔ اب آپریشن کے ذریعہ یہ کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹر پوچھتے ہیں تم کیا بننا پسند کرو گے تو اگر وہ کہے کہ مجھے نر بنا دو تو مادہ ختم کر دیں گے تو بیک وقت ان دونوں کا موجود رہنا یہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ Undecended ہوتا ہے Sex کا آرگن۔ بعض دفعہ Decended ہوتا ہے۔ تو سیلف کولی نیشن کے اصول پر اس کو رول آؤٹ (Rule out) نہیں کیا جا سکتا۔ اب میں یہ نہیں کہہ رہا کہ باقاعدہ یہ صورت تھی۔ میں سائنسی نقطہ نگاہ سے ایک اعتراض کو رفع کر رہا ہوں کہ سائنس دانوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے کہ گویا یہ ناممکن بات ہے۔ مگر اور بہت سے ایسے امکانات ہیں جن کے ذریعہ اب سائنس دان خود بیان کرتے ہیں کہ یہ امکان موجود ہے۔

قرآن کا نوع انسانی پر عظیم احسان

ابھی پچھلے دنوں ایک نئی تحقیق شائع ہوئی تھی جس میں ایک ایسی چیز کا جواب دیا گیا جس کا پہلے مجھے علم نہیں تھا۔ پہلے سائنس دان کہتے تھے کہ اگر ایک Female بغیر Male کے بچہ دے گی تو اس کے آباؤ اجداد کا کوئی ذرہ بچا ہوا موجود ہوتا ہے اور وہ فرٹیلائز کر جاتا ہے اور اس کو یہ سائنٹیفک حقیقت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس کے ہاں Male بچہ پیدا ہونے کا امکان بعید ہے کیونکہ جو شواہد ان کے پاس آئے ہیں ان کی رو سے ایسی صورت میں مادہ بچہ پیدا ہوتا ہے جبکہ حضرت مریم کے ہاں بچہ پیدا ہوا بغیر کسی مرد کے اختلاط کے۔ پس یہ ایک صورت سامنے آتی ہے کہ سائنس دانوں کے نزدیک اس کو مادہ ہونا چاہئے تھا نر نہیں ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جو نئی تحقیق شائع ہوئی ہے اس میں انہوں نے باقاعدہ جینٹک حوالے دے کر سائنٹفک طور پر بتایا ہے کہ اگر اس طرح واقعہ ہو تو سائنسی لحاظ سے قابل قبول ہے۔ کہ ایک عورت کے ہاں نر بچہ پیدا ہو جائے۔ درآنحالیکہ کسی مرد سے اس کا اختلاط نہ ہوا ہو۔ پس یہ جو باتیں ہیں اس لئے انسانی تاریخ میں محفوظ نہیں کہ اول تو چونکہ یہ Rare ہیں' کبھی کبھی ہونے والا واقعہ ہے اس لئے شاذ کے طور پر ہوا اور جہاں بھی ہوا ہو گا وہاں اس بچی پر الزام آیا ہو گا اور اس کے الزام کی نفی کسی نے نہیں کی۔ مگر قرآن کریم کا بنی نوع انسان پر یہ ایک بہت عظیم احسان ہے کہ اس نے اس الزام کو دور کیا کہ اگر عورت یہ کہے کہ مجھے کسی نے ہاتھ نہیں لگایا تو اس پر کوئی سزاوار نہیں ہو سکتی کیونکہ ایک واقعہ کی خدا نے گواہی دے دی ہے اور یہ واقعہ انسانی تاریخ میں ممکن ہے پہلے بھی رونما ہوا ہو۔ ابھی بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جنوبی امریکہ میں اسی قسم کا ایک واقعہ رونما ہوا ہے جس کو سائنسی اخباروں میں کافی شہرت ملی تھی۔ اس میں یہی بیان تھا کہ ایک لڑکی جس کے متعلق قطعی طور پر ثابت تھا کہ اس کا کسی مرد سے اختلاط نہیں ہوا اور وہ بالکل پاک صاف ہے اس نے بتایا کہ میں حاملہ ہو گئی ہوں۔ ڈاکٹروں نے دلچسپی لی۔ شمالی امریکہ سے بھی ایک ٹیم وہاں گئی انہوں نے بھی اسے زیر نگرانی رکھا اور اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ جب انہوں نے اس کے ٹیسٹ لئے تو ثابت ہو گیا کہ کسی غیر مرد کا کوئی عنصر اس میں شامل نہیں تھا۔ پس بیٹی والا نظریہ تو ہمارے سامنے ابھی بھی پورا ہو گیا لیکن بیٹا پیدا ہونے کا واقعہ قرآن نے محفوظ کیا ہے۔ سائنس کی کسی کتاب میں محفوظ نہیں ہے اور نہ ایسا ہونا قرین قیاس تھا۔ کیونکہ اکثر زمانہ جو گزر گیا اس میں سائنس کو ان چیزوں پر عبور ہی نہیں تھا۔ اور کوئی ٹیسٹ ممکن نہیں تھا اور کوئی بچی اگر ایسی ہو تو اس پر الزام لگانے والی بات رہ جاتی تھی مگر خدا کی گواہی تو پہلی دفعہ ہوئی ہے۔ اس گواہی کے حق میں اب دنیا میں ایک امکانی گواہی تو سائنٹیفک طور پر سامنے آگئی ہے کہ ویسے ہی بچہ پیدا تو ہو سکتا ہے لیکن لڑکا بھی پیدا ہو سکتا ہے۔

اقتصادی فرق دور کرنے کا آخری حل

س۔ امیر اور غریب کا فرق دنیا میں بڑھتا جا رہا ہے کیا احمدیت کے دنیا میں آنے سے اس پر کوئی فرق پڑا ہے۔؟

ج۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تفصیل سے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا یہ سوال بڑا مبہم ہے۔ اور اشتراکیت نے بھی اس سوال کو بہت مبہم طریقہ سے اٹھایا اور کوئی معین اور واضح حل وہ پیش نہ کر سکی۔ اس کا اصل حل وہی ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ قرآن آمد پر کوئی پابندی نہیں لگاتا سوائے دیانت کے۔ لیکن خرچ پر پابندی لگاتا ہے۔ اور اس کے سوا موجودہ زمانہ میں اس مسئلہ کا اور کوئی حل ہی نہیں۔ ایک ہی کتاب ہے جو خرچ کے متعلق بے جا پابندیاں لگا رہی ہے اور آمد پر کوئی پابندی نہیں لگاتی۔ وجہ یہ ہے کہ آمد پر اگر پابندی لگائیں تو کیپیٹل میں جو طاقت ہے غریبوں کو روزگار مہیا کرنے کی وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ اور اگر روپیہ کا انتشار کر دیں تو سارا کھا جاتے ہیں۔ ان کے لئے اپنی انڈسٹری لگانے کا کوئی سوال نہیں۔ تو صرف ایک حکومت ہے جو ساری طاقتیں اپنے ہاتھ میں اکٹھی کر لیتی ہے سرمایہ کاری کی۔ اور جب حکومت کے ہاتھ میں اکٹھی ہو تو حکومت خود سرمایہ کار بن جاتی ہے اور Have and have nots کا فرق اسی طرح قائم رہتا ہے۔ اور حکومت کی سطح پر بددیانتی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ پھر وہ دوسری Accountable Revolution کی طرح جس طرح اب ہوا ہے ویسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں اور غریب کا کوئی حل نہیں۔ غریب اسی طرح دھکے کھاتا ہے۔ اور وہ لوگ جو طاقت کے سرچشمے میں بیٹھ جاتے ہیں اور دولت بھی انہی کے پاس ہوتی ہے وہ پھر خوب کمائیاں اپنی بھی کرتے ہیں۔ اور چونکہ ان کو نچلے لوگوں سے حقیقی ہمدردی نہیں ہوتی بلکہ ان کو دبا کر رکھنا ضروری سمجھتے ہیں ورنہ ان کا اپنا تختہ الٹ جائے اس لئے وہ اپنے ڈیفنس پر' اپنی پولیس طاقت پر بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ اس قدر زیادہ کہ اس قوم کی اقتصادیات اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ وہ جتنا زیادہ خرچ کرتے ہیں اتنا ہی ایک اور بورژوا طاقت جو پہلے سول طاقت پر قابض تھی اب فوج کے نام پر اس کے ساتھ مددگار بن کر ابھر آتی ہے۔ یہ باتیں محض نظریاتی نہیں واقعۃً آپ نے دیکھا ہے روس میں یہی سب کچھ ہوا اور یہ تو مسئلہ کا کوئی حل ہی نہیں ہے۔

قرآن کریم نے اس مسئلہ کا یہ حل پیش کیا ہے کہ اول تو جبراً جب لوگ روپیہ کھینچیں گے تو نظام اقتصادیات کو بگاڑ دیں گے اس لئے اسلام اس بات پر زور دیتا ہے کہ ٹیکس مناسب ہونے ضروری ہیں اور جو زکوٰۃ کا ٹیکس ہے وہ بہت ہی مناسب ہے اور بہت پر حکمت ہے۔ اس کی تفصیل میں تو اس وقت نہیں جا سکتا اس کا پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس وقت صرف یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن کریم ہر قسم کی عیاشی کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ جب ناچ گانے پر خرچ نہیں کرنا' شراب پر خرچ نہیں کرنا' جب سادگی پر ایسا زور دیا گیا ہو کہ اس کے نتیجہ میں اس کا تعلق باللہ اور آخرت کا تصور یہ دونوں سادگی کے ساتھ مل جاتے ہیں اور پھر اپنے اقرباء پر خرچ کرنا' غریبوں پر اور ہمسایوں پر از خود شوق سے خرچ کرنا اس کی اتنی زیادہ تعلیم دی گئی ہے کہ اس کے نتیجہ میں معاشرہ میں دو قسم کے طبقات پیدا ہو ہی نہیں سکتے بلکہ جو طبقات ہیں ان کے اندر آپس میں گہرے رابطے قائم ہو جاتے ہیں۔ Have and have not کا جو بنیادی اصول تسلیم کیا جاتا ہے وہ محض یا تو اشتراکی یا پھر کیپٹلسٹ یعنی بورژوائی نظام کے نتیجہ میں آتا ہے ورنہ جہاں اوپر کی سوسائٹی کا نیچے کی سوسائٹی کے ساتھ ایک ہمدردانہ اور براہ راست لین دین کا تعلق ہو وہاں اشتراکیت پھیل ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ مارکس جو کچھ بھی تھا غیر معمولی طور پر ذہین انسان تھا اور اس کی ذہانت پر بالکل کوئی شک نہیں ہے۔ اس نے بہت باریک نظر سے مسائل کو دیکھا ہے۔ اس نے اپنی خط و کتابت میں جو امریکہ کے اخبار ٹریبون سے چل رہی تھی اس میں اس نے یہ نظریہ پیش کیا کہ ہندوستان میں باوجود اس کے کہ وہاں غربت بہت ہے ہندوستان کی زمین کمیونزم کے لئے ٹھیک نہیں ہے البتہ انڈسٹریلسٹ ملک میں اشتراکی انقلاب آ سکتا ہے۔ اس نے کہا کہ ہندوستان کمیونزم کے لئے اس لئے موزوں نہیں کہ وہاں ایک سسٹم ہے کہ بعض فیملیز بعض غریب فیملیز کی نگاہ دار ہو جاتی ہے اور ان کے آپس کے تعلقات گھروں میں آنے جانے سے قائم ہوتے ہیں۔ لوگ غریبوں کی بیاہ شادی کے وقت خرچ کرتے ہیں وہ ان کی ضرورت کا خیال رکھتے اور ہر موقع پر خدمت کرتے ہیں۔ اب یہ آپس کے تعلقات کا جو تانا بانا ہے یہ انسانی قدروں کے لحاظ سے ان کو قریب رکھتا ہے اور اتفاقاً بعض بے ہودہ لوگ بھی ہیں اور ان کے خلاف ردعمل بھی ہے لیکن سوشل نظام کے طور پر اس نظام میں انقلاب نہیں آ سکتا۔ چنانچہ ہم نے اپنے پنجابی زمیندارہ معاشرہ میں یہ دیکھا ہے کہ جو اچھے نیک زمیندار ہیں حالانکہ اسلامی تعلیم پوری طرح ان میں رائج نہیں ہے اور اب تو وہ اس سے بہت دور چلے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود آوارہ اور بدمعاش لوگوں میں بھی اپنے فیملی نوکروں کے ساتھ' خاندانی نوکروں کے ساتھ اچھے تعلقات رکھنے اور شادی بیاہ پر ان کی خدمتیں کرنے کا رواج ہے۔ وہ پھر بعض دفعہ ان کے جرائم میں کام دیتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل احمد شاہد

تعلق باللہ اور حضرت مسیح موعود کے تجربات

جو شخص کسی فن میں ماہر ہو اس کا تجربہ قابل قدر ہوتا ہے اور پھر دوسروں کے لئے قابل تقلید بھی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو تعلق باللہ کے میدان میں اعلیٰ درجہ کی مہارت حاصل کرنے کی توفیق دی۔ اور آپ نے اس سلسلے میں بنی نوع انسان کے لئے مختلف تجربات کا ذکر اپنی تحریرات میں فرمایا ہے۔ ہم جب آپ کی کتابوں اور ارشادات پر غور کرتے ہیں تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے

○ کہ یہ ارشادات صاحب تجربہ کے علاوہ کسی اور شخص کے ہو ہی نہیں سکتے۔ ہر لفظ' ہر عبارت ہر فقرے کے اندر ایک حسن اور کشش ہے۔

○ یہ تجربات روحانیت اور تعلق باللہ کے متعلق تمام شاخوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انتہائی شرح اور بسط کے ساتھ ان امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور انسان ششدر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔

○ یہ تجربات اردو' عربی' فارسی منظوم اور منثور ہر قسم کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ اور نظر عمیق سے پڑھنے والوں کو نئی دنیا میں پہنچا دیتے ہیں۔

○ یہ تجربات واقعاتی شکل میں بھی کثرت سے بیان کئے گئے ہیں۔ اور دیگر تحریروں میں بھی ان کی عجیب کشش محسوس ہوتی ہے اور قاری کے دل پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔

○ اس مضمون کو اپنے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے تاہم ان چند سطور سے مدعا یہ ہے کہ تمام احمدی ان تحریروں کی محبت میں کھو جائیں وہ اس روحانی چشمے کے نیچے آ جائیں۔ ہاں محبت اور شوق سے آئیں دنیا کے دھندوں سے فارغ ہو کر آئیں۔ اپنے دل کی میل اتار کے آئیں اپنے دماغ کی کھڑکیاں کھول کے آئیں۔ اپنے آپ کو دعا اور تقویٰ کے ہتھیاروں سے مزین کر کے آئیں پھر دیکھیں کہ یہ روحانی خزائن کس قدر قیمتی معلوم ہوتے ہیں۔ یہ عاجز یقین سے کہہ سکتا ہے کہ ایسا کرنے والوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں گی اور وہ اپنے محبوب حقیقی کی طرف دوڑنے لگیں گے۔

فطری لگاؤ

تعلق باللہ کے میدان میں آپ نے اپنے متعلق فرمایا کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذات سے ایک فطری لگاؤ ہے۔ اس لگاؤ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر اک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزوجل کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزوجل کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 59)

"اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر اک نعمت اور راحت مجھے عطا کی کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکر ادا کر سکوں تاہم میری فطرت کو اس نے ایسا بنایا ہے کہ میں دنیا کی فانی چیزوں سے ہمیشہ دل برداشتہ رہا ہوں اور اس زمانہ میں بھی جبکہ میں اس دنیا میں ایک نیا مسافر تھا اور میرے بالغ ہونے کے ایام ابھی تھوڑے تھے میں اس تپش محبت سے خالی نہیں تھا۔ جو خدائے عزوجل سے ہونی چاہئے اور اسی تپش محبت کی وجہ سے میں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوا جس کے مقاصد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے۔" (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 59-60)

آسمانی کشش

مندرجہ بالا دو حوالہ جات سے جہاں اور باتیں ثابت ہیں وہاں یہ بات بھی ثابت ہے۔ کہ آپ کو تعلق باللہ بچپن سے تھا اور آپ ہر لحہ اس میں ترقی کرتے چلے گئے۔ 1878ء میں آپ کو جب کہ آپ کی عمر تقریباً 43 سال تھی تعلق باللہ کا ایک بہت بڑا تجربہ ہوا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

"آنکھ کھلتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ ..... میرے لئے آسمان پر ایک خاص فضل کا ارادہ ہے اور پھر میں ہر وقت محسوس کرتا رہا کہ ایک آسمانی کشش میرے اندر کام کر رہی ہے یہاں تک کہ وحی الٰہی کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ وہی ایک ہی رات تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے بہ تمام و کمال میری اصلاح کر دی اور مجھ میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہو گئی جو انسان کے ہاتھ سے یا انسان کے ارادے سے نہیں ہو سکتی تھی۔" (نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 615)

برکت کا نزول

منصب ماموریت کے بعد آپ کے تعلق باللہ کے تجربات میں بہت وسعت ہوئی اور آپ نے ان تجربات کو زیادہ موثر اور احسن انداز میں پیش فرمایا چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور زمین و آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو ان کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا۔ اور محض ایک شخص کی خاطر سے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے اور اس کے کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کے تمام درودیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔ اور ہر ایک اعتراض جو اس پر ہو اس کا آپ جواب دیتا ہے وہ اس کی آنکھیں ہو جاتا ہے جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے کان ہو جاتا ہے جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی زبان ہو جاتا ہے جس سے وہ بولتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ دشمنوں پر حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کے مقابل پر آپ نکلتا ہے اور شریروں پر جو اس کو دکھ دیتے ہیں آپ تلوار کھینچتا ہے ہر میدان میں اس کو فتح دیتا ہے اور اپنی قضاء و قدر کے پوشیدہ راز اس کو بتلاتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 225)

قربِ الٰہی کا وسیلہ

آپ نے بتایا کہ روحانی میدان میں تمام ترقیات اور عظیم روحانی رفعتیں دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی پیروی کے نتیجہ میں مل سکتی ہیں اس سلسلے میں آپ اپنے تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبت الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا انس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے تب محبت الٰہی کی ایک خاص تجلی اس پر پڑتی ہے۔ اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب جذبات نفسانیہ پر وہ غالب آ جاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 67' 68)

میں اپنی گزارشات کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کی ایک روایت پر ختم کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں۔

"میں نے آپ کو اس وقت دیکھا جب میں دو برس کا بچہ تھا پھر آپ میری ان آنکھوں سے اس وقت غائب ہوئے جب میں 27 سال کا جوان تھا مگر میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے بہتر آپ سے زیادہ خلیق آپ سے زیادہ نیک آپ سے زیادہ بزرگ آپ سے زیادہ اللہ اور رسول کی محبت میں غرق کوئی شخص نہیں دیکھا۔ آپ ایک نور تھے جو انسانوں کے لئے دنیا پر ظاہر ہوا اور ایک رحمت کی بارش تھے جو ایمان کی لمبی خشک سالی کے بعد اس زمین پر برسی اور اسے شاداب کر گئی۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ 608-609)

پس جو اپنے مقربین میں اس قدر اثر چھوڑ گیا کہ وہ اس کے گرویدہ ہو گئے آیئے ہم اس کی بابرکت تحریروں میں ڈوب کر اس کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرب الٰہی میں ترقی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

(آمین)

خدا ایک پیارا خزانہ ہے

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دور جا پڑے...... ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو..... اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔"

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 24)

یہ زندگی کا چشمہ ہے

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 23)

ذاتِ باری کا اسم اعظم

ذات واجب الوجود کا اسم اعظم جو اللہ ہے کہ جو اصطلاح قرآنی ربانی کے رو سے ذات مستجمع جمیع صفات کاملہ اور منزہ عن جمیع رزائل اور معبود برحق اور واحد لاشریک اور مبداء جمیع فیوض پر بولا جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 415' حاشیہ نمبر 11)

اللہ کا معنیٰ اللہ جس کا ترجمہ ہے وہ معبود یعنی وہ ذات جو غیر مدرک اور فوق العقول اور وراء الوراء اور دقیق در دقیق ہے جس کی طرف ہر ایک چیز عابدانہ رنگ میں یعنی عشقی فنا کی حالت میں جو نظری فنا ہے یا حقیقی فنا کی حالت میں جو موت ہے رجوع کر رہی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 268)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباسط ایاز- لندن

پیکرِ مہر و الفت

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

شاید یہ ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے کہ جب کوئی بہت پیارا محبت کرنے والا ہم سے روٹھ کر چلا جائے اور کوئی اس جانے والے کے بارے میں کچھ لکھنے کو بھی کہے تو لکھ نہیں پاتے مگر کہتے ہیں نا کہ "وقت زخم کا مرہم ہے" دن گزرنے کے ساتھ ساتھ بھول تو نہیں جاتے مگر حوصلہ کر کے سب کچھ کرنا ہی پڑتا ہے۔

حضرت مہر آپا کا بابرکت وجود ہر کس و ناکس کے لئے محبت کا گہوارہ تھا ہر وہ مجلس جس میں پیاری "مہر آپا" موجود ہوتیں اس کی رونق خود بخود بڑھا دیتیں آپ کا اس قدر ہنستا مسکراتا چہرہ دل موہ لیتا اس قدر میٹھی زبان سے بات کرتیں ' حال احوال پوچھتیں اور پیار کرتیں اور گھر پر مدعو کرتیں کہ میں اکثر سوچتی ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مہر آپا کو کس قدر عظیم المرتبت بنایا مگر طبیعت اس قدر سادہ اور نفیس اور پیار و محبت سے بھرپور تھی۔

اسم بامسمّٰی تھیں۔ ربوہ میں سکول اور کالج کے زمانہ سے ہی آپ سے ملنے اور اکثر اپنی آپا اچھی امۃ اللہ خورشید سے ملنے آپ کے ہاں جایا کرتی تھی مگر کبھی زیادہ بات وغیرہ نہ ہوتی تھی چونکہ بڑوں سے ہی باتیں ہوتی تھیں بس آپا اچھی کے ساتھ جاتی تھی اور خوبصورت اور چمکتی ہوئی مہر آپا چنے ہوئے لمبے دوپٹے کو مخصوص انداز سے اوڑھے خوش رنگ لباس میں ملبوس ایک نئی نویلی دلہن ہی تو لگا کرتی تھیں آپ کی پرفیوم بھی بہت ہی اعلیٰ ہوا کرتی تھی کہ دور سے آنے سے پہلے ہی خوشبو آجایا کرتی تھی جو بے حد بھینی بھینی ہوتی تھی اور پھر آپ کا پیار سے بٹھانا' خاطر و مدارت کرنا خوب یاد رہا۔

کالج میں یعنی جامعہ نصرت میں اس ہستی کو خاص مقام خدا نے آپ کی خوش مزاجی اور کھیلوں اور علم و ادب میں دلچسپی کی وجہ سے عطا کیا۔ آپ کے انتظار میں ایک مزا اور پیار ہوتا تھا ہم چشم براہ کئے گھنٹوں بیٹھا کئے مگر کبھی گھبرائے نہیں مگر جونہی آمد آمد ہوتی خوشی کی لہر دوڑ گئی آپ اپنی گھریلو ذمہ داری کو بھی احسن رنگ میں ادا کرتی تھیں اور جماعتی اور تعلیمی سرگرمیوں میں بھی ذوق و شوق سے حصہ لیتی ہوتیں تو رنگین اور نفیس [illegible] ملبوس مگر جب جامعہ نصرت کی کھیلیں ہوتیں تو سب طالبات کی طرح نہایت نفیس سفید رنگ میں یونیفارم پہن کر آتیں اس لباس میں آپ بہت ہی سندر دکھائی دیتیں۔ مینا بازار میں بھی کبھی جلوہ افروز ہو کر ہماری رونق میں اضافہ کر دیتیں۔

ہمارے گھر میں شادی بیاہ کے مواقع پر امی جان ضرور خواتین مبارکہ کو مدعو کرتیں مہر آپا جان اگر حضور کی باری آپ کے ہاں نہ ہوتی تو ضرور تشریف لاتیں ورنہ معذرت کے ساتھ تحائف بھجواتیں اور پھر بعد میں کسی موقع پر ملاقات ہوتی تو مبارک اور معذرت پیش کرتیں اور ضرور پوچھتیں کہ آپ کا بیٹا یا بیٹی جس کی شادی پر بلایا تھا خوش ہے نا!

جامعہ نصرت کے مشاعرہ میں بھی آپ دلچسپی لیتیں اور شعر و شاعری سے محظوظ ہوتیں باجی قدیر صاحبہ کی بڑی مداح تھیں۔

چونکہ میری شادی بھی ایسے گھر میں ہوئی جن سے پہلے سے سیدہ مہر آپا سے بہت اچھے مراسم تھے آپ سے سب کو بہت پیار تھا۔ میرا رشتہ یہاں طے ہونے پر بہت ہی خوش ہوئیں اور شادی کے موقع پر ہر طرح سے میری باجی ممتاز اور میری ساس صاحبہ کی ہر طرح سے مدد کی مشورے دیئے اور ہر خوشی میں شامل ہوتیں اور جب بیاہ کر میں ربوہ آئی تو آپ تشریف لائیں پیار کیا اور اگلے روز خود بنفس نفیس دلہن بنا کر گئیں اور پھر چند روز کے بعد الوداعی دعوت کے لئے اپنے گھر بلایا اور بے شمار دعاؤں سے رخصت کر کے فرمایا افریقہ جا کر بھول نہ جانا۔ یہ مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کہا کہ اکثر لڑکیاں بھول جاتی ہیں نا اس لئے کہہ رہی ہوں۔

خط و کتابت ہوتی رہی اور جب تین سال کے بعد واپس وطن لوٹی تو میرے پاس خطوط جو دعاؤں اور خلوص کے علاوہ نصائح سے بھرے ہوئے تھے خاصے جمع تھے اور میں اب ان کو یاد کرتی ہوں تو آپ کی بے نظیر ہستی سے دوبارہ ملاقات نہ ہو سکنے پر کف افسوس تو ضرور ملتی ہوں مگر آپ کی خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کرتی ہوں۔ اسی دوران ایک دن میں نے اور میری ساس صاحبہ نے آپ سے ملنے کا پروگرام بنایا۔ اماں جی کسی اور مہمان کے گھر آجانے کی وجہ سے نہ جا سکیں اور مجھے کہنے لگیں کہ تم اکیلی ہی ہو آؤ ورنہ مہر آپا ضرور انتظار کر رہی ہوں گی اور اگر ہم میں سے کوئی بھی نہ گیا تو ان کو خواہ مخواہ تکلیف ہوگی اور وہ پریشان بھی ہو جایا کرتی ہیں چونکہ اماں جی کی طبیعت اکثر ان دنوں خراب رہا کرتی تھی خیر میں اکیلی ہی چلی گئی آپ صحن میں شروع سردیوں کی ہلکی دھوپ میں تخت پر گاؤ تکیہ لگائے بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھیں مجھے آتے دیکھ کر کہا آؤ آؤ بیٹھو تم سے کچھ باتیں کرنی تھیں اچھا کیا کہ تم آج اکیلی آئی ہو جب میں نے بتایا کہ اماں جی بھی ساتھ آنے والی تھیں مگر کوئی مہمان گھر پر آگئے تھے اس لئے وہ معذرت کر رہی تھیں اس پر قدرے ہلکا قہقہہ لگا کر کہنے لگیں یہ تو بہت اچھا ہوا اور انہیں کیا معلوم کہ یہ انتظام اللہ نے میرے لئے کیا آؤ میرے اور قریب ہو کر بیٹھو اور بتاؤ کہ اب تمہاری امی خوش ہیں اور مطمئن ہیں۔ پھر حالات پوچھتی رہیں۔

میں نے بتایا کہ مجھے تو دو طرفہ پیار و محبت ملتا ہے دونوں ساسیں مجھ سے بہت پیار کرتی اور قدر کرتی ہیں۔ اس پر فرمایا کہ اللہ کرے تمہیں ہمیشہ ہی پیار ملے اور پھر میری خوب خوب خاطر و مدارت کی کس قدر شفیق مائیں تھیں ہماری اللہ تعالیٰ ہماری پیاری مہر آپا کو کروٹ کروٹ پیار دے آمین۔

پھر لندن جب آپ تشریف لائیں آپ سے ملنے کے لئے پہلے سے ہی پروگرام بنا لیتی اور اپنے بچوں کو ملوانے بھی لے جاتی رہی بہت ہی پیار کرنے والی تھیں میں نے ایک بار آپ سے پوچھا کہ مہر آپا آپ کس قدر خوش قسمت ہیں کہ آپ کو خدا نے پلا پلایا بیٹا دیا اور پھر اس کی پرورش بھی آپ نے اتنی عمدگی سے کی اور آج خدا نے اسی بیٹے کو خدا نے خلافت کی مسند پر متمکن فرمایا ہے تو آپ کو یہ دیکھ کر خوشی تو ہوتی ہو گی فرمایا ہاں میں بھی اب ایک خلیفہ کی بیوی اور دو خلفا کی ماں کہلاتی ہوں مگر حضرت صاحب سے یعنی (مرزا طاہر احمد سے) مجھے خاص ہی پیار ہے ان کی تو ادائیں ہی سب بچوں سے الگ ہیں مجھ سے بہت پیار کرتے اور میرا بہت ہی زیادہ خیال رکھتے ہیں جب سے خلیفہ ثانی فوت ہوئے ہیں مجھے انہوں نے کسی قسم کی تکلیف یا پریشانی نہیں آنے دی اور میرے بھائیوں سے بھی بہت اچھا سلوک کیا ہے اور خیال رکھتے ہیں نسیم شاہ سے تو اس قدر دوستی ہے کہ کچھ نہ پوچھو پھر ساتھ ہی آپا آصفہ بیگم مرحومہ کی بے حد تعریف کرتی رہیں کہ اچھی بہت ہی اچھی ہے میرے آنے کے لئے پہلے سے ہی تیاری شروع کر دیتی ہے کمرہ الگ' ہر چیز میری پسند کی اور قرینے کا بہت ہی خیال رکھتی ہے حتیٰ کہ کھانے' آرام اور سیر و تفریح کا خود دھیان رکھتی ہے کہ مہر آپا کو یہاں آکر کوئی تکلیف نہ ہو بلکہ ہر طرح سے آرام اور علاج بھی کرواتی ہے۔

ایک مرتبہ میری دعوت پر مہر آپا جان و دیگر خواتین مبارکہ کے ہمراہ کھانے پر میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور بہت دیر تک تشریف فرما رہیں اور خوب اچھی اچھی باتیں کرتی رہیں۔ میری ملنے والی بہنیں جو ساتھ مدعو تھیں کہنے لگیں کہ تم واقعی خوش قسمت ہو کہ آج اتنی مبارک ہستیاں تمہارے گھر تشریف لائی ہیں ان میں آپا جان آصفہ بھی اور سیدہ مہر آپا جان بھی موجود تھیں اب واقعی اس کمی کا بہت احساس ہوتا ہے۔ اور اپنی خوش قسمتی ہی سمجھتی ہوں کہ میں ان کو مدعو کر سکی اور برکت حاصل کر سکی۔

سیدہ مہر آپا جان کی طبیعت میں مزاح بھی خوب تھا میری دوسری بیٹی پیدا ہوئی میں اس کو لے کر آپ کے پاس گئی اور داخل ہوتے ہی اس کو گود میں لے لیا اور کہا یہ گوری گوری میم کہاں سے آ گئی ہے کتنی پیاری ہے' ماشاء اللہ۔ نام پوچھا تو بتایا کہ ابھی تو رافع نے بشریٰ ہی کہنا شروع کر دیا ہے آپ حضرت صاحب سے رکھوا دیں۔ جھٹ اندر حضرت صاحب جہاں آرام فرما رہے تھے کے پاس لے گئیں اور واپس آکر بتایا کہ حضرت صاحب نے تمہارا نام پوچھا اور بڑی بیٹی کا نام اور اب اس کا نام امۃ الحلیم بشریٰ رکھا ہے اب بیٹا ہونا چاہئے اگلے ہی سال ہمارا بیٹا پیدا ہوا تو یہ خوشخبری سن کر بہت ہی خوش ہوئیں۔ اتنا پیار کون کرے گا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کی مہر آپا کی تقاریر بھی بڑی ہی محنت سے تیار کی ہوئی اور بولنے کا انداز بھی بڑا ہی اچھا ہوتا تھا اگرچہ میں تب چھوٹی ہی تھی تاہم آپ کی تقریر سننے کا اس قدر شوق ہوتا تھا کہ جلسہ گاہ جانے کے لئے سب کام جلدی جلدی پورے کر کے آگے جگہ لینے کی کوشش ہوتی اگر ڈیوٹی ہوتی تو اگلی صفوں میں ہی لگواتی [illegible] قیمتی پھول برسانے والی آواز بخوبی سن سکوں اور گھر واپس آکر ہمارے ابا جان بھی ہم سے پوچھا کرتے تھے کہ پھر سنی تم نے مہر آپا کی تقریر اور بتاؤ مضمون کیا تھا گویا ہمارا امتحان ہی ہو جاتا وہ دن بھی کیا دن تھے۔

لندن میں جب آخری بار مہر آپا جان تشریف لائیں تو اکثر گھر پر ہی آرام کیا طبیعت کچھ اتنی اچھی نہ تھی مدعو کرنے پر بھی معذرت ہی کر دی اور کہا کہ بس یوں ہی میرے پاس آکر مل جایا کرو یہی میری دعوت ہو گی لہٰذا میں اکثر جاتی اور کئی کئی گھنٹے آپ کے پاس بیٹھی رہتی اور اچھی اچھی باتیں سنتی اور سیکھتی الوداعی سلام اور خدا حافظ کہتے ہوئے میں نے مڑ کر دیکھا تو آپ ایک بیگ میں ایک تحفہ لئے میرے لئے آرہی تھیں اور کہا سنو یہ چھوٹی سی چیز ہے یاد رکھنا اور دعا کرنا۔

اسی ملاقات کی بات ہے کہ میں نے جاتے ہی آپ کو دیکھا کہ آپ پونڈ گن رہی ہیں اور کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں میں نے پوچھا مہر آپا! کیا بات ہے فرمایا! میں نے کسی سے پاکستان ساتھ لے جانے کے لئے کوئی چیز منگوائی ہے اور اب مجھے اس کو رقم دینا ہے اور حضرت [illegible] مجھے خرچ نہیں کرنے دیتے یعنی کبھی خرچ [illegible] تو میں نے تحفہ دینے کے لئے کسی سے منگوائی ہے اس کی ادائیگی تو مجھے خود کرنا چاہئے لو تم گنو یہ کتنے پونڈ ہیں میں نے گن کر بتایا تو کہنے لگیں کہ یہ تو کم ہیں مگر جھٹ کہنے لگیں یہ جو لفافہ تم نے دیا ہے اس میں کیا ہے۔ جھٹ کھول کر کہا لو خدا نے کام کر دیا اور مجھے کہا کہ اب گنو کتنے کم ہیں دیکھا تو پورے کے پورے جو کمی تھی اس لفافے والے پونڈوں سے اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی۔ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انکار ممکن نہیں

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے میں ان کی بہن کی استقامت اور فدائیت کا بڑا دخل ہے۔

ان کو جب پتہ لگا کہ ان کی بہن نے اسلام قبول کر لیا ہے تو وہ غصہ میں بھرے ہوئے گھر پہنچے۔ اور اسے اتنا مارا کہ گویا موت کے منہ میں پہنچ گئی مگر اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ تم جو چاہو کر لو میں تو اسلام لا چکی ہوں اب اس سے کسی قیمت پر انکار نہیں کر سکتی۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد الهيثمی جلد 9 صفحہ 62-63 کتاب المناقب باب مناقب عمر۔ مکتبہ القدسی۔ قاہرہ 1353ھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہیرِ عالم

قطب الدین ایبک

○ قطب الدین ایبک دہلی کے خاندان غلاماں کا بانی تھا۔ وہ نسلاً "ایک ترک تھا لیکن بچپن میں ہی کسی نے اسے غلام بنا کر نیشاپور کے قاضی فخرالدین عبدالعزیز کے پاس فروخت کر دیا۔ لیکن قاضی صاحب نے اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی قاضی صاحب کی وفات کے بعد وہ اسی طرح فروخت ہوتا رہا اور آخر کار سلطان شہاب الدین غوری کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اپنے اوصاف و محاسن کا سکہ سلطان پر بٹھا کر قرب حاصل کر لیا اور شہاب الدین کی افواج میں شامل ہو کر بہت ساری فتوحات حاصل کیں۔ حتیٰ کہ بادشاہ اس کی قابلیت اور کارکردگی سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اسے اپنا فرزند بنا لیا۔ اور سلطان شہاب الدین غوری کی وفات پر اس نے اپنی تخت نشینی کا اعلان کر دیا۔

قطب الدین ایبک نہ صرف جنگی فنون اور امور سلطنت کا ماہر تھا بلکہ خود بڑا علم پرور اور عالموں کا قدردان تھا۔ اس کے علاوہ فیاضی اور داد و دہش بھی اس کی طبیعت کا حصہ تھیں۔ 26۔ جون 1206ء کو تخت نشین ہوا نومبر 1210ء میں لاہور میں چوگان Polo کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر کر راہی ملک عدم ہوا۔ اور انار کلی بازار لاہور کے قریب ایک گمنام سے کوچے میں مدفون ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ابوالعباس السفاح

○ ابوالعباس خلافت عباسیہ کا پہلا حکمران تھا۔ جب اموی خلیفہ مروان ثانی نے امام ابراہیم کو گرفتار کر کے مروا دیا تو ابوالعباس کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا کیونکہ وہ امام ابراہیم کا جانشین تھا۔

اموی خطرہ کے پیش نظر اس نے کوفہ کو اپنا مستقل مستقر بنا لیا اور کوفہ والوں کی مدد سے عراق پر قبضہ کر لیا۔ اور اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں امویوں اور عباسیوں میں فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں امویوں کو شکست ہوئی اور ابوالعباس نے بنی عباس کی خلافت کی بنا ڈالی۔

ابوالعباس نے اپنی خلافت کے استحکام کی خاطر بنی امیہ کے افراد کو چن چن کر قتل کیا اور بہت ظلم ڈھائے جس پر وہ سفاح یعنی "خونریز" کے لقب سے مشہور ہوا۔

مورخین کے نزدیک اپنی ستم رانیوں کے باوجود سفاح ایک فیاض حکمران تھا وہ اپنے فرائض کے ادا کرنے میں بہت زیادہ کوشاں رہتا۔ لہو و لعب اور عیش و عشرت کی زندگی سے اس نے اپنے آپ کو بچائے رکھا 9۔ جون 754ء کو اس کی وفات ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سکندر اعظم

○ مقدونیہ کا بادشاہ۔ دنیا کا عظیم فاتح سکندر صرف 20 سال کی عمر میں بادشاہ بنا۔ اس نے صرف دو سال میں یونان سمیت تمام ارد گرد کی ریاستوں کو زیر کیا اور پھر 22 سال کی عمر میں دنیا فتح کرنے کی مہم پر نکلا۔ اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتے ہوئے اس نے ایران۔ ترکی۔ شام۔ مصر جیسے ملکوں کو فتح کیا۔ حتیٰ کہ وہ 326 قبل مسیح میں ہندوستان پہنچ گیا۔ اور جہلم کے کنارے راجہ پورس کو شکست دے کر ہندوستان فتح کرنے کا راستہ صاف کر لیا۔ لیکن اس کی فوج طویل جنگ و جدل اور عرصہ تک اپنے ملک سے باہر رہنے کی وجہ سے بددل ہو چکی تھی۔ چنانچہ اس نے بلوچستان کے راستے واپسی کا سفر اختیار کیا۔ لیکن عراق کے شہر بابل پہنچ کر اسے بخار ہوا اور وہ صرف 33 برس کی عمر میں دنیا کو فتح کرنے کی حسرت دل میں لئے ہوئے فوت ہو گیا۔

وہ ایک دلیر اور بہادر سپاہی تھا۔ ہمیشہ جنگ میں اگلی صفوں میں لڑتا۔ اسی لئے اس کی وفات کے صدیوں بعد اس کی بہادری کے قصے لوگوں کی زبان پر رہے اور اسے سکندر اعظم کے نام سے آج تک یاد کیا جاتا ہے۔ 13۔ جون 323 ق م کو اس کی وفات ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ابوالوفا بوزجانی

○ عالم اسلام کا قابل فخر سائنس دان ابوالوفا بوزجانی 10۔ جون 940ء کو پیدا ہوا۔

قرون وسطیٰ میں سائنس کی ترقی میں تقریباً سارا کام مسلمان سائنس دانوں کا مرہون منت ہے۔ خاص طور پر ریاضی میں ان کا کام آج تک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ صفر کے متعلق سب سے پہلے مسلمان سائنس دانوں نے اپنا نظریہ پیش کیا اسی طرح الجبرا اور ٹرگنومیٹری کی بنیاد بھی اسی زمانہ میں رکھی گئی۔

ابوالوفا بوزجانی بھی انہی سائنس دانوں میں سے ایک تھے۔ انہوں نے ان علوم کو بام عروج تک پہنچانے میں بہت قابل قدر کام کیا۔ انہوں نے ریاضی اور فلکیات پر متعدد کتابیں لکھیں۔ وہ پہلا سائنس دان تھا جس نے ٹرگنومیٹری میں (Sine) اور (Cosine) کا نظریہ پیش کیا۔ اور علم مثلث (Trigonometry) کو ایک باقاعدہ عمل کی حیثیت دی۔

ان کی تصانیف میں ریاضی پر "الکامل" "عمال من علم الحساب" اور تیسری "الہندسہ" ہے۔ جو بہت مشہور اور مقبول ہوئیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمال عبدالناصر

○ مصر کے سابق صدر جمال عبدالناصر کا نام بیسویں صدی کے مسلمان رہنماؤں میں ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ انہوں نے ایسے کام سر انجام دئے جو اس وقت تقریباً ناممکن سمجھے جاتے تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے 23۔ جولائی 1952ء کو فوجی انقلاب کے ذریعے شاہ فاروق کو معزول کیا۔ اور جون 1953ء میں جب مصر کو جمہوریہ قرار دیا گیا تو صدر نجیب کو ہٹا کر خود مصر کے صدر بن گئے۔ 1956ء میں انہوں نے نہر سویز کو مصر کی قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا۔ اور انگلینڈ‘ فرانس اور اسرائیل کی مشترکہ فوجوں کا ہمت اور جوانمردی سے مقابلہ کیا اور آخر کار نہر سویز کی ملکیت حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ وہ پان اسلام ازم کے زبردست حامی تھے۔ 1958ء میں انہوں نے شام کے ساتھ اتحاد کر کے متحدہ عرب جمہوریہ قائم کی۔

لیکن 1967ء میں اسرائیل کے خلاف جنگ میں ان کی فوجوں کو شکست ہوئی جس پر انہوں نے صدارت کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ لیکن عوام کے زبردست دباؤ پر اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔ لیکن اس کا اثر ان کی صحت پر بہت برا پڑا اور 28۔ ستمبر 1970ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چارلس ڈکنز

○ چارلس ڈکنز نے نوعمری میں ہی ناول نویسی میں خاصی کامیابی حاصل کی۔ 24۔ سال کی عمر میں اس نے Pickwick Papers قسط وار شائع کرنے شروع کئے جو بے حد مقبول ہوئے۔ اس کے بعد اس کے دوسرے مشہور ناول مثلاً Oliver Twist اور David Copperfield وغیرہ شائع ہوئے۔ جو از حد پسند کئے گئے۔ اس کے آخری عمر میں لکھے گئے دو ناول Tale of two Cities اور Great Expectation بہترین قرار دئے گئے۔

اس کے تمام ناولوں میں اس نے ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ کی سماجی برائیوں کی بہت اچھی عکاسی کی ہے۔ اور اس کے ناولوں کے کیریکٹر آج بھی مقبول عام ہیں۔

11۔ جون 1870ء کو اس کی وفات ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الزبتھ بیرٹ براؤننگ

○ انگریزی زبان کی شاعرات میں الزبتھ بیرٹ براؤننگ کا مقام بہت بلند ہے۔ اس کی تعلیم گھر پر ہی ہوئی لیکن بچپن سے ہی اس نے شاعری شروع کر دی اور 13 برس کی نوعمری میں اس کی نظموں کا پہلا مجموعہ شائع ہوا۔ جوانی میں ایک حادثہ کی وجہ سے اس کی صحت متاثر ہوئی لیکن اس نے اپنی اس بیماری کے وقفہ کو بھی مطالعہ اور شعر و شاعری کے لئے وقف رکھا۔ 1844ء میں اس کی نظموں کا مجموعہ The Cry of the Children شائع ہوا جس سے اسے مشہوری حاصل ہوئی۔ 1946ء میں اس نے انگریزی کے ایک شاعر رابرٹ براؤننگ سے شادی کی اور ان دونوں نے اٹلی میں رہائش اختیار کی۔ الزبتھ کا حسین شعری مجموعہ Sonnets from the Portuguese اسی شادی کے پہلے سالوں کی محبت کی یادگار ہے۔ اور یہ اس کا سب سے زیادہ مقبول اور مشہور شعری مجموعہ ہے۔

اس عظیم انگریزی شاعرہ کا انتقال فلورنس (اٹلی) میں 30۔ جون 1861ء کو ہوا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

ہیں۔ سندھ میں اکثر یہی ہو رہا ہے۔ ملتان وغیرہ کی طرف زیادہ تر یہی ہوتا ہے لیکن جہاں شریف لوگ ہیں وہاں وہ ایک دوسرے پر جان چھڑکتے اور ہمدردی کرتے ہیں۔

پس ... نے جس بات پر زور دیا ہے وہ خرچ پر پابندی ہے۔ خرچ کو طوعی طور پر غریبوں پر کرنے پر زور دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک دوسرے خلاف نفرتیں پیدا ہوں الفت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ یہ ایک زندہ نظام ہے۔ اس کا انسانی قدروں سے تعلق ہے۔ انسانی زندگی پر کوئی مکینیکل نظام قابض نہیں ہو سکتا۔ جتنی مرضی کوشش کر لیں وہ زندگی کے ساتھ میل نہیں کھاتا۔

بچے کی پیدائش پر گھٹی دینے کی شرعی حیثیت

بچے کی پیدائش پر جو گھٹی دی جاتی ہے اس کی مذہبی حیثیت کیا ہے اور کتنی پرانی روایت ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر گھٹی دے دی جائے تو کوئی حرج نہیں اور اگر نہ بھی دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ تبرکاً ہے۔ نومولود کا گلا صاف کرنے کے لئے لوگ شہد دیتے ہیں اور شہد میں شفا بھی ہے۔ محبت اور دعا کے ساتھ اگر کسی کے منہ میں کوئی چیز ڈالی جائے تو اس میں نقصان کیا ہے؟ یہ بدرسم نہیں کہلاتی۔ یہ ایسی رسم ہے جس کی ہر طرز کی سند ثابت ہے مثلاً شہد ہے‘ اس کی سند قرآن سے ثابت ہے۔ بچے کے منہ میں پیار سے کوئی چیز ڈالنا اس میں کوئی گناہ نہیں اس کو غلط سنت نہیں کہہ سکتے اور پھر دعا کے ذریعے اگر منہ میں ڈالا جائے تو بچے کے لئے بھی ایک اچھی یادگار رہ جاتی ہے کہ مجھے فلاں نے گھٹی دی تھی میں اس کی کچھ قدر کروں۔ پس یہ بدرسوم میں شامل نہیں ہے بلکہ ان رسوم میں سے ہے جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے سنت حسنہ جاری کی اس کو اسے ثواب ملے گا۔ اس لئے اس کو میں کسی طرح بھی بدرسم نہیں کہہ سکتا تاہم اس کے متعلق قطعی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ طریق کب جاری ہوا۔ اسلامی تاریخ کے آغاز سے ہی یہ ثابت ہے یا نہیں جیسے شہد چٹانا بعید نہیں کہ ہوا ہو لیکن میرے علم میں نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

جامعہ احمدیہ میں داخلہ۔

انٹرویو 16۔ اگست کو ہوگا

○ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کے لئے حضرت صاحب کے ارشادات کی روشنی میں تحریر ہے کہ:۔

1۔ امیدوار کے لئے فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے۔ تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر (سیکنڈ ڈویژن) لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا۔ جس کے بعد امتحان ہو گا۔ اور Apptitude Test ہو گا۔ اس میں کامیابی کی بناء پر امیدواروں کا داخلہ کنفرم ہو گا۔ تھرڈ ڈویژن حاصل کرنے والے درخواست نہ دیں۔

2۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری اور زبانی امتحان میں پاس ہو۔

3۔ قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔

4۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔

5۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی پاس کے لئے 19 سال ہوگی۔

6۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو۔ (تفصیلی طبی معائنہ انٹرویو کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو گا)

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی آپ اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ اس سلسلہ میں خطبات جمعہ اور دیگر ذرائع سے جماعت کے ذہین۔ ہونہار۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرمائیں اور اپنی مساعی سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نوٹ:۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 16۔ اگست 98ء کو بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ امیدوار کی درخواست اور نتیجہ امتحان میٹرک کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔ درخواست میں نام' ولدیت' تاریخ پیدائش' عمر۔ تعلیم۔ امتحان میں حاصل کردہ نمبر اور مکمل پتہ درج کریں۔ درخواست مقامی امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے ارسال کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرم محمد ابراہیم خاں صاحب آف گلگت ہاؤس رحمٰن پورہ لاہور کی بیگم صاحبہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالجمیل مبشر صاحب آصف بلاک لاہور کی نومولودہ بچی شدید بیمار ہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ بیوہ مکرم حافظ محمد اسماعیل صاحب مرحوم معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ مورخہ 98-7-12 بروز اتوار 60 سال کی عمر میں دل کے حملے سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئی ہیں۔ اسی روز نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد عام قبرستان میں مکرم ملک رفیق احمد صاحب صدر محلہ دارالصدر غربی حلقہ قمر نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

نصاب مرکزی امتحان

سہ ماہی سوم 1998ء مجلس

انصار اللہ پاکستان

○ 1۔ ترجمہ کلام الٰہی۔ پارہ نمبر 17 نصف آخر

2۔ کتاب لیکچر لدھیانہ از حضرت مسیح موعود

3۔ کتاب ربوبیت باری تعالیٰ۔ از حضرت مصلح موعود

زعماء سے درخواست ہے کہ یہ نصاب ہر ناصر تک پہنچائیں۔ امتحان ماہ ستمبر 1998ء میں منعقد ہو گا۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔ پاکستان

بقیہ صفحہ 1

باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو یعنی یا وہ گوئی نہ کر رہا ہو بلکہ جب کوئی بات کرے تو تمہارے علم میں' خواہ کیسا ہی علم ہو' اس میں اضافہ ہو۔ اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ جس کے نیک عمل کے نتیجے میں تمہیں یہ خیال آئے کہ یہ تو آخرت کی تیاری کر رہا ہے میں نے کیا تیاری کی ہے۔ اس پہلو سے وہ بھی آخرت کی طرف متوجہ ہو۔

(از خطبہ یکم مئی 1998ء الفضل 13۔ جولائی 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 17-جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
18-جولائی غروب آفتاب 17-7
19-جولائی طلوع آفتاب 13-5

عالمی خبریں

امریکی صدر کلنٹن کو امریکی سینٹ نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے پاکستان اور بھارت کے خلاف اقتصادی پابندیاں اٹھانے کا اختیار دے دیا ہے۔ صدر کو یہ اختیار ایک سال کے لئے دیا گیا ہے۔ امریکی کانگریس کی طرف سے پاکستان اور بھارت کے خلاف ایٹمی دھماکوں کے حوالے سے زرعی اجناس پر عائد پابندی اٹھانے کی منظوری کے ایک روز بعد ہی سینٹ نے اچانک یہ ترمیم منظور کر لی ہے۔

عالمی بینک میں گھپلوں کا انکشاف ہونے پر دو افسران کو معطل کر دیا گیا ہے۔ اور ایک سابق افسر پر الجیرین واٹر پراجیکٹ میں کمیشن کھانے کا الزام لگا کر مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔

چین نے مطالبہ کیا ہے مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے درجنوں کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے۔ مجاہدین نے بارودی سرنگ کے دھماکے سے ایک فوجی گاڑی تباہ کر دی صوبیدار سمیت 6- فوجی ہلاک ہو گئے۔

امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں موت کی ایک دوکان کھل گئی ہے۔ جہاں ڈھانچوں اور کھوپڑیوں سمیت خوفناک اشیاء فروخت ہوتی ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان فی الحال پاکستان اور بھارت کا دورہ نہیں کریں گے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

کراچی میں ایک مذہبی رہنما سمیت 4- افراد کو قتل کر دیا گیا ہے۔ سنی تحریک کے رہنما سلیم رضا پر ان کے گھر کے سامنے نامعلوم افراد نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ مسلح گروپوں میں فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ زمیندار ہوٹل کے پاس بوری بند دو نعشیں ملیں۔ سلیم رضا کے قتل پر شہر میں کشیدگی کی فضا ہے۔ گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ رینجرز کا گشت بڑھا دیا گیا ہے۔ طارق روڈ پر شاپنگ سنٹر میں خوفناک گیس دھماکہ سے تین افراد زخمی ہو گئے۔ بھگدڑ مچ گئی۔ لاکھوں کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔

وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ کراچی میں امن و امان کی بحالی کے لئے فوری اور سخت اقدامات نہ کئے گئے تو حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ تمام دھڑوں کے خلاف یکساں کارروائی کی جائے۔

وزیراعظم کو رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کراچی کے 16 تھانوں میں حالات خراب ہیں۔ مجرم اغوا برائے تاوان کے تین ارب روپے ماہانہ وصول کرتے ہیں۔ سیاسی لوگوں کی مشکلات سے انتظامیہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ نے آصف زرداری کے ظاہر شدہ اثاثے بحال کرتے ہوئے ان کی فروخت اور منتقلی پر پابندی لگا دی ہے۔ جبکہ بے نظیر بھٹو کے منجمد شدہ اثاثے بحال کرنے کا فیصلہ 27- جولائی کو ان کی عدالت میں پیشی پر کیا جائے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیرون ملک جانے پر لاہور ہائی کورٹ نے ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے ہیں۔ عدالت نے بے نظیر بھٹو کو شوکاز نوٹس بھی جاری کیا ہے کہ کیوں نہ ان کا زرضمانت ضبط کر لیا جائے۔ عدالت نے بے نظیر بھٹو کی احتساب بنچ کی تشکیل اور دائرہ اختیار سے متعلق درخواستیں بھی مسترد کر دی ہیں اور کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو قومی لیڈر ہیں۔ انہیں قانون کے دائرہ میں رہنا چاہئے۔

وفاقی کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے پاکستان کے ایٹمی طاقت بننے کے بعد پیدا شدہ علاقائی صورت حال کے تناظر میں ملک میں اقتصادی و سیاسی استحکام برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلح افواج کے سربراہوں نے سرحدوں کی صورت حال اور چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے تیاری پر روشنی ڈالی۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کسی بھی مغربی ادارے سے کم نہیں ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق کراچی یونیورسٹی کا انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری کروڑوں روپے کی مالیت اور اتنی ہی مالیت کے سائنسی آلات اور لیبارٹریوں سے لیس ہے اور دنیا کے نیچرل پراڈکٹ کیمسٹری کے دو چار بڑے اداروں میں سے ایک ہے۔ فرانسیسی حکومت اسے 30 ملین فرانک سائنسی آلات کے لئے دے رہی ہے۔ مغربی ممالک کے بہت سے طلباء یہاں پڑھنے آتے ہیں۔ ہر وقت ایک سو تحقیق دان کام کر رہے ہوتے ہیں۔

بلوچستان کا بحران سنگین ہو گیا ہے۔ 36 گھنٹے میں اہم تبدیلیوں کا امکان ہے۔ بلوچستان نیشنل پارٹی دو دھڑوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ مخالف دھڑے نے وزیراعلیٰ سردار اختر مینگل کی جگہ سردار بہادر خان کو نیا پارلیمانی لیڈر منتخب کر لیا ہے۔ مینگل گروپ کے جلسے میں پاکستان اور نواز شریف کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ سردار عطاء اللہ مینگل نے کہا ملک ٹوٹنے کے قریب ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ایٹمی دھماکہ نہ کریں۔ پنجاب چور ہے۔ ہمیں خیرات دینے کو تیار نہیں۔

ڈالر کے مقابلہ میں اوپن مارکیٹ میں روپیہ مسلسل مستحکم ہو رہا ہے۔ ڈالر کا ریٹ مزید پچاس پیسے کم ہو گیا ہے۔ اسلام آباد میں ساڑھے 52 روپے میں ڈالر فروخت ہوا۔ شارجہ، آسٹریلیا اور امریکہ سے بھی ڈالر آگئے ہیں۔ سٹاک مارکیٹ میں زبردست تیزی آگئی ہے۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اجمل میاں نے کہا ہے کہ 1985ء میں ایمرجنسی ختم کرنے کا کریڈٹ جونیجو کو جاتا ہے۔ مگر یہ کریڈٹ آٹھویں ترمیم منظور کرنے کی شرط پر ملا۔ انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی کی بجائے بعد میں اس کے جاری رہنے کو چیلنج کرنا مناسب نہیں۔ ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ اور بنیادی حقوق کی معطلی کے خلاف دائر آئینی درخواستوں کی سماعت کے دوران سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور وٹو کے وکیل شبیر رضا نے اپنے دلائل مکمل کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں 5 بار ایمرجنسی نافذ کی گئی۔ 1955ء سے 1985ء کے دوران 23 سال ایمرجنسی رہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بنیادی حقوق معطل کئے بغیر اور ایمرجنسی کے بغیر بھی مطلوبہ مقاصد حاصل کر سکتی ہے جسٹس ارشاد تارڑ نے کہا کہ حالات سنگین ہوں تو ایمرجنسی نافذ کی جا سکتی ہے۔

سابق وزیر خزانہ ڈاکٹر محبوب الحق جو وزیراعظم کے خصوصی ایلچی کے طور پر امریکہ میں گئے ہوئے تھے اچانک انتقال کر گئے ہیں۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی ان شکایتوں کے پیش نظر کہ وزیراعظم پر بھی ٹیکس کی بھاری قوم واجب الادا ہیں۔ حکام نے بتایا ہے کہ دو ہفتے قبل وزیراعظم کو آمادہ کیا گیا کہ وہ اپنی حکومت کی معتبری کی خاطر اپنے تمام واجبات ادا کر دیں۔

قرضہ نہ ملا تو درآمدات کم کر دیں گے۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ہمارا بحران انڈونیشیا جیسا نہیں ہے۔

کراچی میں چھ ماہ کے دوران ایم کیو ایم کے 230 اور 700 بے گناہ شہری مارے جا چکے ہیں۔ دہشت گردی کی وارداتوں میں 6 سیاسی جماعتیں ملوث ہیں۔

کالا باغ ڈیم کی تعمیر کے خلاف اندرون سندھ میں مظاہرے ہوئے۔ شاہراہوں پر دھرنا دیا گیا۔

ضرورت خانساماں
ہمیں ایک مرد خانساماں جو کھانا پکانا جانتا ہو کی ضرورت ہے تنخواہ 2500/روپے ماہوار کے علاوہ رہائش کے لئے فری کوارٹر بھی دیا جائے گا۔
رابطہ کیلئے: ڈاکٹر منیر احمد خان
دار النصر ربوہ سے رجوع کریں۔
☎ 212276

ملکی اور غیر ملکی ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز اور فرحت کلینک
طارق مارکیٹ میں منتقل ہو گیا ہے
☎ 212352

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر ز کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو اپنی مصنوعات بھائی سوپ، منٹھار سوپ اور دوسرے کیمیکلز کی سپلائی کے لئے، نیز سیکیورٹی کیلئے موزوں، دیانتدار اور محنتی افراد کی ضرورت ہے۔ درج ذیل کوائف کے حامل خواہشمند افراد اپنی درخواستیں صدر جماعت / امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے فیکٹری یا ہیڈ آفس میں مورخہ 22-7-98 تک پہنچا دیں اور انٹرویو کے لئے 23-7-98 کو فیکٹری میں یا 24-7-98 کو ہیڈ آفس میں تشریف لائیں۔ انٹرویو پر آنے والوں کو کوئی T.A D.A وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔

نام آسامی	تعداد	تعلیمی قابلیت	تجربہ
1- سیلز مینجر	1	MBA یا اسکے مساوی	15 سال
2- سیلز مین	5	FA یا 〃	5 〃
3- گن مین	2	مڈل (ریٹائرڈ فوجی اور اپنا لائسنس رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی)	

ایڈریس: فیکٹری: 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد ☎: 0438-531522 FAX 0438-531523
ہیڈ آفس: 16 میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ III فلور لکشمی چوک لاہور ☎ 042-{7225579, 7225580}

پتہ بیرون